جامعہ ملیہ اسلامیہ پر
سرسید کے احسانات

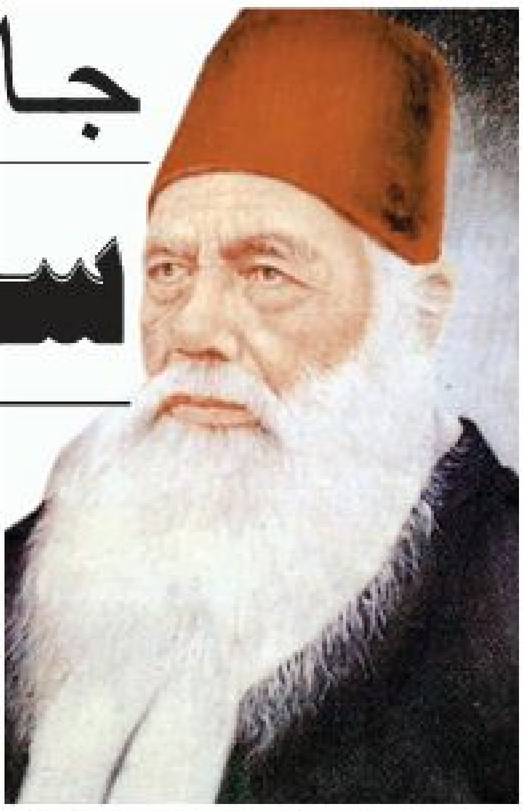

پروفیسر شہزاد انجم

جامعہ [illegible]

> جامعہ ملیہ اسلامیہ کا قیام کہیں نہ کہیں سرسید کے خواب کی ایک تعبیر ہے۔ جہاں تمام طبقوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی تعلیم کا خاص نظم ہے اور اردو زبان وادب کے فروغ پر خصوصی توجہ ہے۔ سرسید اردو زبان وادب کے عاشقوں میں تھے۔ انھیں جدید اردو نثر کے بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ سرسید کے اسلوب میں سادگی، بے تکلفی، مدعا نویسی، شگفتگی اور متانت ہے۔ اس زمانے میں جبکہ مرصع و مسجع نثر لکھنے کا چلن عام تھا سرسید نے سادہ وسلیس اور اثر انگیز نثر نگاری پر توجہ دی۔ اُن کی نثر میں روزمرہ، ضرب الامثال، محاوروں اور انگریزی الفاظ کا کثرت سے استعمال ملتا ہے جس سے اُن کی نثر میں وضاحت، قطعیت، دو ٹوک پن اور استدلال کے نقوش کو واضح طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے۔ سرسید اردو زبان وادب کے محسن ہیں۔ سرسید کے ایما پر خواجہ الطاف حسین حالی نے یادگار وشاہکار شعری کارنامہ 'مدوجزر اسلام' انجام دیا۔ سرسید کے رفقا میں حالی، شبلی، محسن الملک، وقارالملک، ڈپٹی نذیر احمد، مولوی ذکاءاللہ وغیرہ شامل تھے، جن کی اردو خدمات کا دائرہ بے حد وسیع ہے۔ سرسید کا ہم پر یہ احسان ہے کہ انھوں نے اردو شعروادب کے لیے نئی راہ متعین کی اور نئی راہ سے ہمیں آشنا کیا۔ محض گل وبلبل کے قصے سے احتراز کرتے ہوئے قومی، ملی، اصلاحی، علمی، مذہبی، اخلاقی مضامین اور کتابوں کی تصنیف پر توجہ مبذول کرائی، جس سے اردو ادب کو ایک نئی سمت حاصل ہوئی۔ سرسید کی اسی اردو دوستی کی شاید برکت رہی کہ جامعہ کے بانیان، اکابرین اور تمام وائس چانسلرز اردو زبان وادب کے عاشق رہے اور انھوں نے اردو زبان وادب کے فروغ کے لیے اپنی خدمات انجام دیں۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر طلعت احمد

[illegible]

> یہ بھی حقیقت ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے لائق طلبا کی کوششوں اور کاوشوں سے ہی علی گڑھ میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کا قیام 1920 میں عمل میں آیا۔ سر سیّد نے 1857 میں جو چھوٹا سا مدرسہ قائم کیا تھا وہ 1878 میں کالج کی منزل تک پہنچا 'مدرستہ العلوم اور اینگلو اورینٹل کالج' کہلایا جسے 1920 میں یونیورسٹی کا درجہ حاصل ہوا اور اتفاق سے اسی سال جامعہ ملیہ اسلامیہ کا قیام بھی عمل میں آیا۔ سر سیّد نے تعلیم بالخصوص جدید تعلیم، انگریزی تعلیم اور سائنس کی تعلیم پر زور دیا تھا لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اُنھوں نے مسلمانانِ ہند کو ایک سلیقہ عطا کیا، ایک ہنر دیا۔ اُن کی ذہنی تربیت کی اور انھیں دنیوی نجات کا ذریعہ بتایا، وہ یہ کہ جدید تعلیم، اعلیٰ تعلیم اور اداروں کے قیام سے ہی ہم کامیاب وکامران ہو سکتے ہیں۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے بانیان و اکابرین مولانا محمد علی جوہر، شوکت علی، عبد المجید خواجہ، حکیم اجمل خاں، ڈاکٹر مختار احمد انصاری، ڈاکٹر ذاکر حسین، ڈاکٹر عابد حسین، پروفیسر محمد مجیب وغیرہم نے اس بنیادی نکتے کو قوم و ملک و ملت کی فلاح کا ذریعہ سمجھا اور جامعہ کے قیام وفروغ میں اسے بنیادی اہمیت دی۔ اس بنیادی نکتے پر عمل کرتے ہوئے ہی جامعہ ملیہ اسلامیہ کا قیام عمل میں آیا۔

[illegible]

Deptt. of Urdu, Jamia Millia
Islamia, New Delhi-25